Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۰ جمادی الاوّل ۱۳۹۳ھ، ۲۲ احسان ۱۳۵۲ہش، ۲۲ جون ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۴۰

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میرے مبعوث ہونے کی ایک غرض یہ ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب پر اسلام کا غلبہ ہو

دوسری غرض یہ ہے کہ مسلمانوں کے قلوب میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت قائم ہو

"یاد رکھو کہ میرے آنے کی دو غرضیں ہیں۔ ایک یہ کہ اسلام نہایت کمزور اور یتیم بچے کی طرح ہو گیا ہے۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا میں ادیانِ باطلہ کے حملوں سے اسلام کو بچاؤں اور اسلام کے پُر زور دلائل اور صداقتوں کے ثبوت پیش کروں اور وہ ثبوت علاوہ علمی دلائل کے انوار اور برکات سماوی ہیں جو ہمیشہ سے اسلام کی تائید میں ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ . . . اِس غرض کے لئے مجھے خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا اور اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ ہاں یہ سچی بات ہے کہ اس غلبہ کے لئے کسی تلوار اور بندوق کی حاجت نہیں اور نہ خدا تعالیٰ نے مجھے ہتھیاروں کے ساتھ بھیجا ہے۔ جو شخص اس وقت یہ خیال کرے وہ اسلام کا نادان دوست ہوگا۔ مذہب کی غرض دلوں کو فتح کرنا ہوتی ہے اور یہ غرض تلوار سے حاصل نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تلوار اُٹھائی وہ محض حفاظت خود اختیاری اور دفاع کے طور پر تھی اور وہ بھی اُس وقت جبکہ مخالفین اور منکرین کے مظالم حد سے گذر گئے اور بیکس مسلمانوں کے خُون سے زمین سُرخ ہو چکی۔ . . . .

دوسرا کام یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں۔ یہ صرف زبانوں پر حساب ہے۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ وہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جاوے جو اسلام کا مغز اور اصل ہے۔ . . . . "

"میں چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے دِلوں میں جو خدا تعالیٰ کی بجائے دُنیا کے بُت کو عظمت دی گئی ہے، اس کی اماتی اور امیدوں کو رکھا گیا ہے مقدمات صلح جو کچھ ہے وہ دُنیا کیلئے ہے۔ اس بُت کو پاش پاش کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت اُن کے دلوں میں قائم ہو اور ایمان کا شجر تازہ بتازہ پھل دے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۶۰، ۲۶۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۲۱ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ تادیر سلامت رکھے اور اہم دینی مہمات میں غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ۔ ۲۱ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

گذشتہ رات نیند نہیں آئی۔ طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

کئی دنوں کی شدید تپش اور گرمی کے بعد گذشتہ رات سے مطلع ابر آلود ہے۔ کچھ بارش بھی ہوئی جس کی وجہ سے ربوہ کا موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔ الحمد للہ

تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں اپنی کارگزاری کی رپورٹ جلد ارسال فرماویں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ہفتہ تربیت

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں!

اصلاح معاشرہ اور تربیت نفوس مجلس انصار اللہ کی ایک اہم ذمہ داری ہے اس مقصد کے پیش نظر ۲۳ جون تا ۲۸ جون "ہفتہ تربیت" مقرر کیا گیا ہے۔

زعماء انصار اللہ اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کی پوری سعی فرمائیں۔

مقررہ عناوین پر روزانہ ایک تقریر ہو۔ جلسوں میں سب افراد جماعت کو شامل کیا جائے۔ مقررین کی رہنمائی کے لئے قیادت تربیت نے مقررہ عناوین پر ایک پمفلٹ شائع کر کے مجالس کو بھجوایا ہے۔ الفضل میں بھی مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ ان سے بھی استفادہ کیا جائے۔

ہفتہ کے اختتام پر ہر مجلس کی رپورٹ مرکز میں ضرور پہنچ جانی چاہیئے۔

(قائم مقام قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل، دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ر احسان ۱۳۵۳ ہش

مقبولینِ بارگاہِ الٰہی کی ایک بیّن علامت

اللہ تعالیٰ نے دنیوی و اُخروی فلاح کو ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے یعنی حقیقی ایمان سے مالا مال ہوئے اور اعمالِ صالحہ بجالائے بغیر مسلمان نہ دنیا میں کوئی کامیابی حاصل کرسکتے ہیں اور نہ اُخروی فلاح سے ہمکنار ہوسکتے ہیں۔

اس ضمن میں انسان کو سب سے زیادہ دھوکہ اعمالِ صالحہ کے متعلق لگتا ہے۔ بالعموم نماز روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ فرائض کی ادائیگی یا ذکرِ الٰہی کو ہی اعمالِ صالحہ پر محمول کرلیا جاتا ہے اور لوگ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ان نیک اعمال کی بجاآوری کے نتیجہ میں ہی ہمیں دینی و دنیوی فلاح میسر آجائے گی حالانکہ یہ سب نیک اعمال اپنی جگہ بنیادی اہمیت کے حامل ہونے کے باوجود اُسوقت تک نتیجہ خیز نہیں ہوتے جب تک کہ یہ تقویٰ کی روح سے مملوء نہ ہوں۔

دراصل جملہ عبادات اور نیک اعمال کا بھی ایک قشر ہوتا ہے اور ایک مغز۔ تمام نیک اعمال اور عبادات کی ظاہری ہیئت کی حیثیت قشر کی سی ہے اور ان کا مغز تقویٰ کی وہ رُوح ہے جس سے نیک اعمال یا عبادات بجالانے والے کا مملوء ہونا ضروری ہے۔ یہ روح خشیت اللہ کے ماتحت سعید الفطرت انسانوں میں پہلے سے موجود ہوتی ہے۔ عبادات اور نیک اعمال بجالانے کے نتیجہ میں اس رُوح کو ایک نئی بالیدگی نصیب ہوتی ہے۔ جن میں یہ روح پہلے سے موجود نہ ہو وہ اگر خلوصِ نیت سے نیک اعمال اور عبادات بجالانے میں مشغول ہوں تو ان کے نتیجہ میں ان کے اندر پہلے یہ روح جنم لیتی ہے اور پھر ان کی بجاآوری میں دوام اختیار کرنے سے یہ رفتہ رفتہ ترقی کرکے اپنے کمال کو پہنچتی ہے۔ اس کے کمال کو پہنچنے کے نتیجہ میں نیک اعمال اور عبادات عند اللہ مقبول ٹھہرتے ہیں ورنہ ان کے رائیگاں جانے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک سُنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ○ (المائدہ آیت ۲۸)

اللہ تعالیٰ صرف متقیوں کے اعمال ہی قبول کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جب نیک اعمال میں تقویٰ کی روح باقی نہ رہے تو وہ حبط ہوجاتے ہیں۔ ان کا کوئی فائدہ بھی انسان کو نہیں پہنچتا۔ وہ نیک اعمال بجالانے کے باوجود خسارہ پانے والوں میں شمار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مامور اُسوقت ہی مبعوث ہوتے ہیں کہ جب دنیا پرستی کے جذام میں مبتلا ہونے کے باعث اکثر لوگوں میں تقویٰ کی رُوح سرے سے باقی ہی نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ کے مامور ان لوگوں کو جو اُن پر ایمان لاکر ان کی اتباع کو لازم پکڑتے ہیں اِسی روح سے از سرِ نو معمور کر دکھاتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ ان کا انکار کرکے مخالفت پر کمربستہ ہوجاتے اور انہیں تکلیفیں پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے اُن میں تقویٰ کی رہی سہی روح اس طرح پرواز کر جاتی ہے جس طرح کبوتر اپنے گھونسلہ سے پرواز کرجاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ۝ (الکہف آیات ۱۰۴ تا ۱۰۷)

اور تو انہیں کہہ کہ کیا ہم تمہیں ان لوگوں سے آگاہ کریں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا پانے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی تمام تر کوشش ورلی زندگی میں ہی غائب ہوگئی ہے اور اسکے باوجود وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا کام کررہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے نشانوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کردیا ہے۔ اس لئے ان کے تمام ظاہری اعمال گر کر اسی دنیا میں رہ گئے ہیں۔ چنانچہ قیامت کے دن ہم اُن کے ان ظاہری نیک اعمال کو کچھ بھی وقعت نہیں دینگے۔ جہنّم کی شکل میں ان کا یہ بدلہ اِس وجہ سے ہوگا کہ انہوں نے انکار کا طریق اختیار کیا اور میرے نشانوں اور میرے رسولوں کو تمسخر اور استہزاء کا نشانہ بنایا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر ایسے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے جو نیک اعمال تو بجالاتے ہیں لیکن ان نیک اعمال کا انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچتا حتیٰ کہ نیک اعمال بجالانے کے باوجود وہ گھاٹے میں پڑے بغیر نہیں رہتے۔ اسکی وجہ یہی ہوتی ہے کہ ان کی تمام تگ و دَو دُنیا تک ہی محدود ہوتی ہے اور جو نیک اعمال وہ بجالاتے ہیں ان میں بھی دنیا طلبی ہی غالب ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے وہ تقویٰ کی روح سے عاری ہوتے ہیں۔ اور یہ رُوح ان میں اِس لئے باقی نہیں رہتی کہ وہ انکار کا طریق اختیار کرتے اور اس سے بڑھکر یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور اس کے ماموروں کو استہزاء کا نشانہ بناتے ہیں اور حقیقی مومنوں کو اذیتیں پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ ایسے ہی لوگوں کی نمازوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝

(الماعون آیات ۶،۷)

سو اُن نمازیوں کے لئے بھی ہلاکت ہے جو نمازیں ادا کرنے کے باوجود اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو صرف دکھاوے سے کام لیتے ہیں۔

یہی حال ان کے دوسرے نیک اعمال کا ہوتا ہے۔ وہ اپنی جگہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم نیک اعمال بجالا رہے ہیں اور ہمیں ان کا ضرور اجر ملے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے نشانوں اور اسکے ماموروں کے ساتھ استہزاء کی وجہ سے وہ عنداللہ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا کے مصداق ہوتے ہیں اور بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

اس کے بالمقابل جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ مامور پر ایمان لے آتے اور اطاعت کے وصف سے متصف ہوکر اسکے احکام کی بجاآوری کو لازم پکڑ لیتے ہیں وہ اپنی خداداد قوت قدسی کے زیر اثر انہیں تقویٰ کی روح سے مزیّن کر دکھاتا ہے جسکے نتیجہ میں انہیں تقویٰ کی رُوح سے مملوء ہوکر نیک اعمال اور عبادات بجالانے کی توفیق ملنی شروع ہوجاتی ہے اور ان کے طیّب و شیریں ثمرات ظاہر ہوکر دنیا پر آشکار کر دکھاتے ہیں کہ وہ مقبولین بارگاہِ الٰہی ہیں۔ مامور من اللہ کے منکرین بھی اسی طرح نمازیں پڑھ رہے ہوتے، روزے رکھ رہے اور زکوٰۃ ادا کر رہے ہوتے ہیں جس طرح مامور من اللہ کے متبعین ان عبادات کی بجاآوری میں مشغول ہوتے ہیں۔ گو دونوں کے اکثر اعمال میں ظاہری لحاظ سے تو کوئی فرق نہیں ہوتا لیکن باطنی لحاظ سے دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اور وہ فرق یہی ہے کہ اوّل الذکر کے نیک اعمال تقویٰ کی روح سے خالی ہوتے ہیں جبکہ مؤخر الذکر کے نیک اعمال میں تقویٰ کی رُوح کام کر رہی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے ایک گروہ کے اعمال حبط ہوکر بے اثر رہتے ہیں اور دوسرے گروہ کے اعمال عنداللہ مقبول قرار پاکر مثمر بثمرات حسنہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ ایک کا انجام ناکامی و نامرادی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور دوسرے کا انجام فوز و فلاح کی شکل میں ظاہر ہوکر انہیں آگے ہی آگے لے جا رہا ہوتا ہے۔

پس اصل چیز رُوحِ تقویٰ ہے۔ حقیقی مومنوں کی کامیابی و کامرانی کا تمام تر مدار اسی روح سے مزیّن رہنے پر ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ سب سے زیادہ حفاظت اسی کی ہی کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کی کامیابی کا راز اسی روح کے زندہ رہنے میں ہی مضمر ہے۔ اِس روح کو زندہ رکھنے کی خاطر وہ اپنی دُنیوی خواہشات اور سفلی میلانات پر موت وارد کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ موت انہیں ایک نئی روحانی حیات سے مالا مال کرنے کا موجب ثابت ہوتی ہے۔ اِس نئی حیات کی رُوحِ رواں رُوحِ تقویٰ ہی ہوتی ہے۔ وہ اس پر کبھی موت وارد نہیں ہونے دیتے۔ ایک لحاظ سے وہ کالمیّت ہوتے ہیں اور دوسرے لحاظ سے زندگی کی توانائیوں سے بھرپور و معمور۔ یہ نئی حیات ہی ان کے مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہونے کی ایک بیّن علامت ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

احباب ربوہ نے بڑی ہمت اور بڑی بشاشت سے مطبع کی عمارت کیلئے کھدائی کے کام میں حصہ لیا ہے

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے آمین

محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم کی آخری علالت کا ذکر

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰ ماہ شہادت ۱۳۵۲ہش مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

خطبہ ہذا کا ابتدائی حصہ جو مالی امور سے تعلق رکھتا تھا الفضل ۲۴ شہادت ۱۳۵۲ہش مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۷۳ء میں شائع کیا جا چکا ہے بقیہ حصہ پیش کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

مالی امور کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا:۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ احباب جماعت ربوہ نے بڑی ہمت کے ساتھ اور بڑی بشاشت کے ساتھ وقار عمل کے اس کام میں حصہ لیا ہے جو ان کے سپرد کیا گیا تھا یعنی

مطبع کی کھدائی کا کام

تقریباً قریباً ختم ہو گیا ہے چند آخری مراحل رہ گئے ہیں یعنی جہاں کہیں دیوار ٹیڑھی ہے یا آگے کو نکلی ہوئی ہے اس کی درستی کا کام رہ گیا ہے اور یہ بھی انشاء اللہ ایک دو دن میں مکمل ہو جائے گا۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے سرانجام پایا ہے۔ اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کی حمد بھی کرتے ہیں اور شکر کے جذبات سے اپنے دلوں کو معمور بھی پاتے ہیں۔ جہاں احباب نے اس کام میں بڑے شوق سے حصہ لیا ہے وہاں ایک کمزور پہلو بھی سامنے آیا ہے بعض افراد اور بعض محلے کام میں سُست بھی رہے ہیں اور بہانوں کی تلاش میں بھی رہے ہیں۔ جو سُست تو ہوتا ہے مگر شرمندہ بھی ہوتا ہے وہ اس سے زیادہ بہتر ہوتا ہے جو سستی دکھاتا ہے اور پھر بہانے ڈھونڈتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے مہتمم صحت جسمانی کے منتظم کو چاہیئے کہ وہ مجھے تفصیلی رپورٹ دیں اور ان لوگوں کی نشاندہی کریں جو اس کام میں سُست اور بہانے کرتے رہے ہیں تاکہ میں اُن کی اصلاح کی کوشش کروں۔

یہ کام بڑا محنت طلب تھا۔ احباب نے خُدا کے فضل سے بڑی محنت کر کے اسے مکمل کیا ہے حالانکہ کچھ دنوں سے گرمی بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچوں (اطفال) نے اپنے علیحدہ بھی وقار عمل کئے اور بڑوں کے ساتھ مل کر بھی کئے اللہ تعالیٰ ان سب کو اسلام اور جماعت کا حق بنائے رکھے۔ پھر جو بڑے ہیں خدام ہیں یا انصار ہیں (بعض انصار بڑی ہمت سے کام کرنے والے ہیں) سب نے اس کام میں نہایت گرمجوشی سے حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جنہوں نے سستی دکھائی ہے خدا کرے ان کی سُستیاں دور ہو جائیں۔ دوست یہ بھی دعا کریں کہ یہ کام جو شروع ہوا ہے اور بڑی برکتوں سے شروع ہوا ہے۔ جس کے لئے ہزاروں آدمیوں نے گھنٹوں کام کر کے پریس کے تہ خانے کی کھدائی کی ہے، اللہ تعالیٰ اس پریس کو جماعت کے لئے اور اسلام کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے بابرکت کرے۔

پریس کے قیام کا مقصد

قرآن کریم کی عالمگیر اشاعت ہے خدا کرے کہ یہ ہمارا مقصد ہمارے تخیل اور تصور سے بڑھ کر پورا ہو خدا تعالیٰ اپنی حکمت کاملہ سے جماعت احمدیہ کو قرآن کریم کے انوار ساری دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

تیسرے میں

ایک اور دعا

کی طرف بھی جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میر داؤد احمد صاحب جو جامعہ احمدیہ کے پرنسپل بھی ہیں اور کئی سالوں سے جلسہ سالانہ کے افسر اعلیٰ بھی ہیں اور ناظر خدمت درویشاں بھی ہیں وہ کچھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرصہ سے بہت بیمار چلے آرہے ہیں۔ کل شام تو حالت بہت تشویشناک ہو گئی تھی۔ خود انہوں نے ہی کہا کہ مجھے سورۃ یاسین سناؤ۔ چنانچہ سورۃ یاسین جو قرآن کریم کا بڑی برکتوں والا حصہ ہے وہ سنایا گیا۔ سانس اکھڑا ہوا تھا جس طرح نمونیہ میں سینہ اور پھیپھڑے کی کیفیت ہوتی ہے اسیطرح کی کیفیت طاری تھی۔ سانس مشکل سے آرہا تھا۔ بخار بڑا تیز تھا۔ بہت تشویشناک حالت تھی۔ ہم سارے گھر والے وہاں اکٹھے ہوئے ہوئے تھے اور بڑے فکرمند تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کر رہے تھے دراصل

ایک مومن کی دُعا

یہی ہوتی ہے کہ اے خدا! میں تیرے فضلوں کی امید رکھتا ہوں اور کسی صورت اور کسی شکل میں تجھ سے مایوس نہیں ہوں۔ چنانچہ میں نے یہ دُعا کی کہ اے خدا! تجھے سب قدرتیں حاصل ہیں۔ یہ تیرا فضل ہے کہ تو نے ہمارے دلوں میں یہ روشنی پیدا کی ہے کہ اس حالت میں بھی جو اپنے عزیز کی دیکھ رہے ہیں ہم تجھ سے مایوس نہیں ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اگر تو چاہے تو جس کو دنیا آخری سانس کہتی ہے اس کے بعد بھی اس کو کئی سال تک سانس آتے رہیں گے۔ ہم نے اپنی زندگیوں میں خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے ایسے کئی نظارے دیکھے ہیں بہرحال اللہ تعالیٰ شفا دینے والا ہے۔ وہ حیّ و قیوم خدا ہے۔ وہی انسان کو زندگی دیتا اور اس کو قائم بھی رکھتا ہے کیونکہ وہ ساری قوتوں اور طاقتوں کا مالک ہے۔

غرض جب بالکل مایوسی کی حالت طاری ہو گئی یہاں تک کہ وہ اپنی بیٹی کو نصیحت کرنے لگے کہ میں جا رہا ہوں تم یہ خیال رکھنا وہ خیال رکھنا باتیں کرتے کرتے اُن کی باتوں نے میری طبیعت پر اثر ڈالا کہ کچھ ان کے اندر بھی تبدیلی آگئی چنانچہ یہ کہہ کر کہ جامعہ احمدیہ کے اُستادوں اور طلباء کو میرا اسلام اور پیار ہو اور کہنا کہ میں ان کا خیال رکھتا رہا ہوں۔ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہو تو معاف کر دیں چند لمحوں کے بعد کہنے لگے اگر میں آج مر جاؤں تو ان کو میرا یہ پیغام پہنچا دینا۔ اگر زندہ رہوں تو میں اُن کی خدمت کرنے کی اور کوشش کروں گا۔ اس وقت میری طبیعت پہ یہ اثر تھا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے کوئی ایسی تبدیلی پیدا کر دی ہے جس سے حالت بہتر ہونے کی امید ہے۔ ویسے غیب کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہے وہ کسی کو کتنی زندگی دیتا ہے، چند گھنٹوں کی چند دنوں کی یا چند برسوں کی یہ تو وہی جانتا ہے

غرض

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا

ہمارے بیٹھے بیٹھے ان کا بخار کم ہو گیا طبیعت میں سکون پیدا ہو گیا۔ آج صبح بھی خدا کے فضل سے وہ کیفیت نہیں تھی جو کل شام تھی۔ پہلے کی نسبت بہت بڑا فرق ہے۔ طبیعت میں سکون ہے۔ سانس کی تکلیف نہیں پھیپھڑوں میں تکلیف نہیں تاہم ان عوارض کی اصل وجہ ایک تو خون کے دباؤ کا بہت بڑھ جانا ہے دوسرے بلڈ یوریا UREA BLOOD جو میری کی طبیعت کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ پچاس تک معمول کے مطابق ہونا چاہیئے تھا وہ ۲۰۰ تک پہنچ گیا۔ کبھی اس سے کم اور کبھی زیادہ ہوتا رہا ہے بڑھے ہوئے یوریا کی وجہ سے گردے بہت مجروح ہو چکے ہیں۔ بہت تھوڑا کام کر رہے ہیں۔ کل پیشاب بالکل بند ہو گیا تھا جس سے ڈاکٹروں کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ گردوں نے کام کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے۔ اگر گردے کام نہ کریں تو وہ زہر جو جسم سے گردوں کے ذریعہ پیشاب کے راستے خارج ہوتے ہیں وہ خارج نہیں ہو سکتے۔ جب وہ زہر جسم کے اندر رہتے ہیں تو بڑی تشویشناک حالت ہو جاتی ہے اگرچہ یہ بیماریاں تو ابھی دور نہیں ہوئیں۔ یوریا کی اور اس کے نتیجہ میں گردہ کی تکلیف اور خون کے دباؤ میں کوئی نمایاں تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ تاہم خدا تعالیٰ کے آگے تو کوئی چیز انہونی نہیں ہے۔ وہ سب قدرتوں کا مالک ہے اس واسطے جو حقیقتاً آخری سانس ہوتا ہے یعنی جس کے بعد انسان دوسرا سانس نہیں لے سکتا اس وقت تک مومن مایوس نہیں ہوتا۔ پھر وہ بعض دفعہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے جلوے بھی دیکھتا ہے اور بعض دفعہ الحمد للہ پڑھ کر اور

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا

کہہ کر کھڑا ہو جاتا ہے اس عالمین پر حکومت اللہ تعالیٰ کی ہے اور ہمیشہ اسی کی حکومت رہے گی ہم اس کے بڑے عاجز گنہگار اور کمزور بندے اور مزدور ہیں ہم اس کی صفات حسنہ کو پہچانتے، اُن پر یقین رکھتے اور ان کا مظہر بننے کی کوشش کرتے ہیں ہم تو اس کے مزدور ہیں اور وہ بھی بڑی عاجز قسم کے

غرض

مومن کی یہ شان ہے

کہ وہ کسی صورت میں مایوس نہیں ہوتا۔ مثلاً بیماری کا سوال ہے تو جب تک عزیز زندہ ہے اس کے لئے ایک مومن انتہائی کوشش کرے گا کہ اُسے آرام آجائے اس کی صحت یابی کے لئے ہر ممکن تدبیر کی جائے لیکن اگر خدا تعالیٰ کی تقدیر میں یہ ہو کہ اس کی زندگی پوری ہو گئی ہے تو پھر ایک طبعی غم جو انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ انبیاء کے ساتھ بھی لگا ہوا ہے۔ ان کے ماننے والوں کے ساتھ بھی لگا ہوا ہے اس سے مفر نہیں لیکن خدا تعالیٰ کا شکوہ ایک لحظہ کے لئے بھی ایک مومن کے دل میں پیدا نہیں ہوتا وہ اسیطرح اپنے کام میں مشغول ہو جاتا ہے جس طرح پہلے مشغول تھا کیونکہ کام اتنا ہے کہ اس کی کوئی حد و انتہا ہی نہیں، غلبۂ اسلام کا کام کوئی آسان کام نہیں ہے یہ تو نشانِ راہ ہیں جو دوست کام کرتے ہوئے شہید ہو جاتے ہیں وہ اپنے پیچھے نشان چھوڑ جاتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ زندہ رکھتا ہے وہ اس کام میں پورے انہماک کے ساتھ آگے بڑھ جاتے ہیں۔ کام کی اہمیت اور جو فریضہ ان کے سپرد کیا گیا ہے اس کو آخری انجام تک پہنچانے کا احساس توجہ کے ہر گوشے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اس کی ان چیزوں یعنی بیماریوں اور اموات کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ یہی وہ اصل کام ہے جسے یاد رکھنا اور جس کی خاطر ہر دکھ کو بھلا دینا چاہیئے۔

بہرحال جو حالت میر صاحب کی کل تھی آج اس سے بہت بہتر ہے بظاہر بہت بہتر ہے لیکن شافی اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے دوائیوں نے تو شفا نہیں دینی یہ تو ایک پردہ ہیں اس پردہ کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی قدرتیں کارفرما ہیں ورنہ ایمان بالغیب کے بغیر ایمان سے ثواب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا

دوست دعا کریں

اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور اس پردہ ان تاروں کو حرکت میں لائے جن کے نتیجہ میں میر داؤد احمد صاحب کو لمبی زندگی عطا ہو۔ جہاں تک تدبیر کا تعلق ہے تو ہم سب گھر والے اور دوست کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میر صاحب کو صحت کاملہ بخشے اور انہیں لمبی عمر، قوت عمل اور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے وہ سب قدرتوں کا مالک ہے

الحکم للہ والقدرۃ للہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۲)

مسل نمبر ۲۱۲۳۳

میں عبدالرحمٰن شاہ ولد سید محمد شاہ صاحب مرحوم ۔ قوم سید گردیزی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال گرد میراج کشمور ضلع جیکب آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۵۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ عبدالرحمٰن شاہ معرفت سید جواد علی شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال محلہ دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ قریشی عبدالرحمٰن [illegible] امیر اضلاع سکھر و جیکب آباد

گواہ شد:۔ محمد شریف ڈھلوں سیکرٹری اصلاح و ارشاد ضلع سکھر و جیکب آباد

مسل نمبر ۲۱۲۳۴

میں بہشت بی بی بیوہ چوہدری شہامند خاں صاحب ۔ قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۰۷ء ساکن سیمارٹنگ اونچہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔

الامتہ:۔ بہشت بی بی بیوہ شہامند خان صاحب سیمارٹنگہ اونچہ میرانوالی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ ناصر احمد قمر مربی سلسلہ [illegible] تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سیمارٹنگ اونچہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۲۳۵

میں بشارت عصمت النساء بیگم بنت صوفی عبدالغفور صاحب قوم جٹ گوندل پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد طلائی کی انگوٹھی قیمت ۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ بشارت عصمت النساء بیگم بنت صوفی عبدالغفور صاحب کارکن وقف جدید ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ ضیاء الرحمٰن بی۔ اے اکاؤنٹنٹ وقف جدید ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ صوفی عبدالغفور کارکن وقف جدید ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۱۲۳۶

میں حاکم بی بی زوجہ غلام رسول صاحب جنجوعہ قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۱ سال پیدائشی احمدی ساکن رسول نگر ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ حاکم بی بی زوجہ غلام رسول صاحب رسول نگر گلی نارنگ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد:۔ محمد صدیق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رسول نگر بریوک جھنڈا ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ غلام رسول معلم اصلاح و ارشاد رسول نگر ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۱۲۳۷

میں قدسیہ بیگم زوجہ چوہدری محمد نواز صاحب قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیورات تین سیٹ قیمت ۱۵۰۰/- روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۵۰۰/- روپے
۳۔ نقد بنک میں جمع ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ قدسیہ بیگم نواز معرفت چوہدری محمد خاں صاحب ساکن چودھری پور براستہ سرائے سدھو ضلع ملتان۔

گواہ شد:۔ محمد اکرم خاں۔

گواہ شد:۔ محمد نواز خان

مسل نمبر ۲۱۲۳۸

میں بشیر محمد ولد شیخ محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۶۵/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ بشیر محمد ولد شیخ محمد صاحب مددگار کارکن دفتر آڈٹ تحریک جدید ربوہ

گواہ شد:۔ ناصر احمد ۸/۲۹ دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ محمد احمد دفتر آڈٹ تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر ۲۱۲۳۹

میں عزیزہ راشدہ زوجہ شیخ داؤد احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیورات طلائی وزنی ۸ تولے مالیتی ۳۰۵۶/- روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ عزیزہ راشدہ زوجہ شیخ داؤد احمد مکان نمبر ۱۸/۷ دارالرحمت غربی نزد مسجد ناصر ربوہ

گواہ شد:۔ عبدالجلیل صادق ایم۔ اے نائب صدر لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ بشیر احمد ولد چوہدری میر دین صاحب کلرک دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۲۴۰

میں مرزا عبدالعزیز ولد مرزا غلام محمد بیگ صاحب قوم مغل پیشہ [illegible] عمر ۵۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو [illegible] میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو [illegible] ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ مرزا عبدالعزیز [illegible] دارالرحمت شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ مطلوب احمد [illegible] خدام الاحمدیہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ [illegible] صدر انجمن [illegible] ربوہ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید کے معاونینِ خصوصی

(۵)

معاونین خصوصی کی پانچویں قسط بغرض دعا درج ذیل ہے۔ یہ فہرست کراچی کے مخلصین پر مشتمل ہے۔ سابقہ فہرستوں کے لئے الفضل مورخہ ۲۳/۵ ، ۲۳/۵/۷۳ و ۱۴ و ۲۳/۶/۷۳ ملاحظہ فرمائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

۱	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب	کراچی
۲	" عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی	"
۳	" ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب انصاری	"
۴	" چوہدری شریف احمد صاحب	"
۵	" شیخ عبدالحفیظ صاحب	"
۶	" رفیع الدین احمد صاحب	"
۷	" شیخ رفیق الرحمٰن صاحب	"
۸	" الحاج چوہدری مسعود احمد صاحب خورشید	"
۹	" چوہدری عبدالوہاب صاحب	"
۱۰	" ٹھیکیدار محمد احمد صاحب	"
۱۱	" نعیم احمد خان صاحب	"
۱۲	" عطاء اللہ صاحب نوید	"
۱۳	" خواجہ عبدالقیوم صاحب	"
۱۴	" سید ناصر ارتضیٰ صاحب	"
۱۵	" ڈاکٹر مظہر الحق صاحب	"
۱۶	" ملک مبارک احمد صاحب	"
۱۷	" ملک جمیل احمد صاحب	"
۱۸	" میجر محمد نذیر صاحب مبشر	"
۱۹	" ڈاکٹر احسان الحق صاحب	"
۲۰	" کلیم اللہ خان صاحب	"
۲۱	مکرم میاں محمد شفیع صاحب	کراچی
۲۲	مکرم میاں محمد شفیع صاحب بجانب میاں محمد شفیع صاحب مرحوم	"
۲۳	" حبیب اللہ صاحب بٹ	"
۲۴	" شیخ رحمت اللہ صاحب	"
۲۵	" شاہنواز صاحب	"
۲۶	" نبی احمد صاحب	"
۲۷	" چوہدری مسعود احمد صاحب	"
۲۸	" ناصر احمد صاحب	"
۲۹	" رشید احمد صاحب کابلوں	"
۳۰	" محمد یٰسین صاحب لکھنوی	"
۳۱	" مشتاق اینڈ کمپنی	"

سالہائے ماسبق کا ریکارڈ

۱	مکرم محمد انور رشید صاحب	کراچی
۲	" کرنل ایم اے سعید صاحب	"
۳	" چوہدری جلال الدین احمد صاحب	"
۴	" بیگم صاحبہ حاجی علی خان صاحب	"
۵	" بریگیڈیر اعجاز احمد صاحب	"

ولادت

۱- ۱۲ ر احسان ۱۳۵۲ ھش مطابق ۱۲ رجون ۱۹۷۳ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ناظم اطفال ربوہ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام "عبدالمنعم" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی عطا فرمائے اور اسلام و احمدیت کا حقیقی خادم بنائے۔ آمین۔

(محمد ادریس نائب ناظم اطفال۔ ربوہ)

۲- ہمارے دفتر کے کارکن چوہدری محمد یوسف ناصر صاحب (واقف زندگی) کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ۶ رجون ۱۹۷۳ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری منشی خان صاحب مرحوم سیکھوانی کا پوتا اور چوہدری عنایت علی صاحب آف نگول کا نواسہ ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی دراز عمر عطا فرمائے۔ اور سلسلہ عالیہ کا سچا خادم بنائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مستری سراج الدین صاحب مرحوم احمد نگر ضلع گجرات کو وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ ان کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے ان کے پوتے مکرم صلاح الدین صاحب کارکن اصلاح و ارشاد [illegible] نے ۷ روپے مساجد بیرون کے لئے دئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ قارئین کی خدمت میں ان کے درجات کی بلندی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

ناصرات الاحمدیہ سے خطاب

تم سے یہی تقاضا ہے عہدِ جدید کا
چندہ ادا کیا کرو وقفِ جدید کا

پوری کرو کمی جو ہوا ہمت سے ناصرات
دیں کی مدد کرو تمہیں کہتے ہیں ناصرات

حکمِ امام پہ کہو لبیک بڑھ کے تم
اخلاص میں کسی سے بھی کمتر نہیں ہو تم

باتیں ہیں یاد رکھنے کی کر لو انہیں جو یاد
تبلیغ کے محاذ پہ تم ہو گی بامراد

دونوں مطالبات ہیں حکمِ حضور سے
تحفے ملیں گے حضرتِ ربِ غفور سے

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ فضل بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری امین اللہ صاحب آف محلہ دارالرحمت قادیان مورخہ ۲۳/۶/۷۳ کو بعمر تقریباً ۸۰ سال بقضائے الٰہی وفات پاکر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ پرانی موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ بذریعہ ایمبولینس ربوہ لے جایا گیا جہاں مورخہ ۲۴/۶ کی صبح کو ان کی تدفین مقبرہ بہشتی میں عمل میں آئی۔ مرحومہ نے اپنے لواحقین میں ایک بیٹا، چھ بیٹیاں اور ۴۵ نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں چھوڑی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد یوسف۔ ۱۰ لیاقت علی پارک۔ بیڈن روڈ لاہور)

SOHRAB
پاکستان کا نمبر 1 سائیکل
سہراب

ایک لاجواب اور عجیب رُزگار سُرمہ
سرمہ خورشید
آنکھوں کی بیشتر امراض
خارش۔ پانی بہنا۔ موتیا بند۔ ککرے وغیرہ کے لئے
لاجواب تحفہ۔ فی شیشی ۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۲